اس کا بیڑہ اٹھانے کے بعد یہ بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ میرا یہ خیال کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح تفہیم اکثر حلقوں میں مفقود ہے بالکل صحیح ہے۔ اس کے لیے ناقص معلومات اور خراب ذہنیتوں کو دُور کر دیا جائے تلوار کی ضرورت نہیں بلکہ ان کے سامنے واضح کر کے ہر حقیقت کو بیان کرنا چاہیئے۔ بُرے خیالات قائم کر لینے اور بُرے برتاؤ سے پیش آنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ سمجھنے اور سمجھانے اور ہر چیز کی گہرائیوں کو سمجھانے سے ماحول کی اصلاح ہوتی ہے۔ ایک چیز کا ایک ہی ملک میں جب غلط مفہوم بھی لیا جا سکتا ہے تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ دُور دراز کے ممالک کے واقعات اور حالات کا صحیح اندازہ ہو سکے اور بعض حقیقت سے بعید چیزوں کا بھی یقین نہ کر لیا جائے اس موجودہ مخالفت کا سبب مقامات کا اور واقعات کا اختلاف اور ہم خیال پڑوسیوں کا فقدان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً چودہ سو سال دنیا میں موجود تھے اور وہ بھی ہندوستان سے ایک بالکل مختلف نوعیت کے ملک میں اس لیے ان کی عرب کی زندگی کے حالات ان قوموں کی سمجھ میں اچھی طرح نہیں آسکتے جو اس ماحول میں نہ تو خود رہ چکے ہوں اور نہ جن کے اسلاف ہیں بلکہ اس کے برعکس انہوں نے ہندوستان میں ترقی معکوس کے زمانہ میں پرورش پائی ہے اس لیے یہی ایک صورت باقی رہ جاتی ہے کہ اوّل تو دوسروں کی غلط فہمیوں کو برداشت کرنے کی عادت ڈالی جائے اور ان میں تعلیم کے ذریعے ان چیزوں کو نکالنے کی کوشش کی جائے۔

میں اپنے دائرہ احباب میں ایسے بہت سے اچھے مسلمان پاتا ہوں جن کے ساتھ رہ کر میں اپنی زندگی کو ان قدیم مسلمانوں کی صحبت کے مشابہ سمجھنے لگا ہوں جن کے متعلق مجھے مطالعہ کے ذریعے کچھ علم ہوا ہے۔ آج سے اٹھارہ سال پہلے جب میں جیل خانہ میں تھا اس وقت بھی میرے ساتھ دو نہایت اچھے عقائد کے مسلمان دوست تھے جنہوں نے اس سلسلہ میں میری بہت زیادہ مدد کی۔ کوشش و محنت کر کے قرآن مجید کے نہایت اچھے ترجمے اور مفید تعلیمات میرے لیے بہم پہنچائیں جنہیں میں کبھی بھول نہیں سکتا۔

(بشکریہ دیوبند ٹائمز ۱۵ ستمبر ۹۱ء)

فتویٰ کی اہلیت

امام مالک بن انسؒ نے فرمایا کہ میں نے فتویٰ دینا شروع نہیں کیا جب تک کہ میں نے ستّر مشائخ سے دریافت نہ کیا کہ کیا آپ کے نزدیک مجھ میں فتویٰ دینے کی لیاقت ہے؟ تو سب نے فرمایا کہ ہاں! تب میں نے فتویٰ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے جناب اگر وہ بزرگوار مشائخ آپ کو اس امر سے منع کر دیتے تو؟ امام مالکؒ نے کہا کہ اگر منع کر دیتے تو میں باز رہتا۔ (تلبیس ابلیس اردو ص ۱۶۴)